کیا صرف نابالغ بچوں کے ساتھ بھی جماعت ادا ہو سکتی ہے؟

مجیب: مفتی ابو محمد علی اصغر عطاری

فتوی نمبر: Nor-13132

تاریخ اجراء: 08 جمادی الاولیٰ 1445ھ / 23 نومبر 2023ء

دار الافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ ایک امام صاحب بچوں کو مسجد میں قرآن پاک پڑھاتے ہیں، کبھی کبھار ایسا بھی ہو جاتا ہے کہ نمازِ عصر میں ان بچوں کے علاوہ باہر سے کوئی مرد نمازی مسجد میں نہیں آتا، تو امام صاحب انہی بچوں کے ساتھ جماعت قائم کر لیتے ہیں، بچوں کی عمر 5 سے 12 سال کے درمیان ہے۔ آپ سے معلوم یہ کرنا ہے کہ کیا ان بچوں کے ساتھ جماعت ادا ہو سکتی ہے؟

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلۡجَوَابُ بِعَوۡنِ الۡمَلِکِ الۡوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الۡحَقِّ وَ الصَّوَابِ

جمعہ اور عیدین کے علاوہ دیگر نمازوں کی جماعت منعقد ہونے کے لئے امام کے ساتھ کم از کم کسی ایک مقتدی کا ہونا ضروری ہے خواہ وہ سمجھ دار بچہ ہی کیوں نہ ہو، لہذا پوچھی گئی صورت میں اُن سمجھدار بچوں کے ساتھ بھی جماعت ادا ہو جائے گی۔

جماعت منعقد ہونے کے لئے کم سے کم تعداد کے حوالے سے بدائع الصنائع میں ہے: ”**فاقل من تنعقد به الجماعة اثنان، وهو ان يكون مع الامام واحد**۔۔۔ سواء کان ذلک الواحد رجلاً، او امرأة، او **صبیاً یعقل**؛۔۔۔ واما المجنون والصبی الذی لا یعقل فلا عبرة بهما؛ لانهما ليسا من اهل الصلاة فكانا ملحقين بالعدم۔“ یعنی کم سے کم وہ تعداد جس سے جماعت منعقد ہو جاتی ہے دو افراد ہیں اور وہ امام کے ساتھ کسی بھی ایک فرد کا ہونا ہے۔۔۔ خواہ وہ ایک مرد ہو یا عورت ہو یا سمجھدار بچہ ہو۔۔۔ ہاں پاگل اور نا سمجھ بچہ کا کوئی اعتبار نہیں کیونکہ یہ نماز کے اہل ہی نہیں ہیں گویا یہ کالعدم ہیں۔ (بدائع الصنائع، کتاب الصلاۃ، ج 01، ص 256، مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ، ملتقطاً)

تنویر الابصار مع الدر المختار میں ہے:”(واقلھا اثنان) واحد مع الامام ولو ممیزاً“یعنی جماعت کی کم سے کم تعداد دو افراد ہیں۔امام کے ساتھ کسی ایک کا ہونا اگرچہ وہ سمجھ بوجھ رکھنے والا(نابالغ)ہو۔

"ولو ممیزاً" کے تحت فتاویٰ شامی میں ہے:”ای ولو کان الواحد المقتدی صبیاً ممیزاً۔قال فی السراج:لوحلف لا یصلی جماعۃ وام صبیاً یعقل حنث اھ۔ولا عبرۃ بغیر العاقل بحر۔“یعنی اگرچہ وہ ایک مقتدی سمجھ بوجھ رکھنے والا بچہ ہی کیوں نہ ہو۔سراج میں کہا:اگر کوئی شخص یہ قسم کھالے کہ وہ جماعت کے ساتھ نماز نہ پڑھے گا پھر وہ کسی سمجھدار بچہ کا امام بن جائے تو وہ حانث ہو جائے گا۔ہاں ناسمجھ بچہ کا کوئی اعتبار نہیں جیسا کہ بحر میں مذکور ہے۔(الدرالمختار مع ردالمحتار، کتاب الصلاۃ،ج01،ص553،مطبوعہ بیروت)

مفتی جلال الدین علیہ الرحمہ سے سوال ہوا کہ ”ظہر کی جماعت کے لئے کم از کم کتنے مقتدی کا ہونا ضروری ہے؟“ آپ علیہ الرحمہ اس کے جواب میں فرماتے ہیں:”جمعہ اور عیدین کے علاوہ دیگر نمازوں کی جماعت کے لئے امام کے ساتھ کم از کم ایک مقتدی کا ہونا ضروری ہے۔درِ مختار میں ہے:"واقلھا اثنان واحد مع الامام"۔“(فتاوی فیض الرسول،ج01،ص336،شبیر برادرز،لاہور)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)
www.daruliftaahlesunnat.net
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net